بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱:

یہ دعا بدعت ہے اور ہر بدعت حرام ہے اس لئے یہ دعا حرام ہے۔

جواب:

فاقول باللہ توفیق! یہ دعا بدعت نہیں ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ظاہر ہے۔

(الف) الفتح الربانی ج٦ص٣٠٦١میں ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

كُنّا مع رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في جنازةٍ فلمّا وُضِعَتْ قال صلّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ هل على صاحِبِكُمْ من دَيْنٍ؟ قالوا: نَعَمْ. دِرْهَمانِ. قال: صلُّوا على صاحِبِكُمْ. قال عليٌّ رضيَ اللهُ عنهُ يا رسولَ اللهِ، هُما عليَّ، وأنا لهُما ضامِنٌ، فقامَ يصلِّي، ثُمَّ أقبلَ على عليٍّ فقال: جَزاكَ اللهُ عن الإِسلامِ خيرًا، وفكَّ رِهانَكَ كما فككْتَ رِهانَ أخِيكَ. ما من مسلمٍ فكَّ رِهانَ أخيهِ إلّا فَكَّ اللهُ رِهانَهُ يومَ القيامةِ، فقال بعضُهم: هذا لِعليٍّ خاصَّةً أمْ لِلْمُسْلِمينَ عامَّةً؟ فقال: بَلْ لِلْمُسْلِمينَ عامَّةً۔[1]

اس حدیث میں بعد نماز جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی مقام پر دعا کے علاوہ وعظ و نصیحت بھی فرمائی اور اس سے تعلیم اور تعلم مخاطبین موجودین کو بھی مذکور ہے۔

(ب) صحیح مسلم میں عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

---

1 الفتح الربانی ج٦ص٣٠٦١۔

سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ وَصَلّى على جِنازَةٍ يقولُ:اللّهُمَّ، اغْفِرْ له وارْحَمْهُ، واعْفُ عنْه وَعافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، واغْسِلْهُ بماءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الخَطايا كما يُنَقّى الثَّوْبُ الأبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دارًا خَيْرًا مِن دارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِن أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِن زَوْجِهِ، وَقِهِ فِتْنَةَ القَبْرِ وَعَذابَ النّارِ۔ قالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لو كُنْتُ أنا المَيِّتَ، لِدُعاءِ رَسولِ اللهِ ﷺ على ذلكَ المَيِّتِ۔[2]

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ""اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تونے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔" حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کی وجہ سے میں نے تمنا کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا!

صاحبِ مشارق الانوار امام صغانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی جب جنازے کی نماز پڑھی۔ اس حدیث کے راوی نے کہا، جب رسول اللہ صلی

---

2 صحیح مسلم رقم الحدیث ۹۶۳۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میت کے لئے اس تفصیل سے دعا فرمائی تو مجھ کو تمنا ہوئی کہ کاش میں بجائے اس کے میت ہوتا۔

اگر یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ کے اندر کی تو ظاہر ہے کہ جنازہ کی نماز میں دعا بلند آواز سے پڑھی نہیں جاتی ہے۔ پھر راوی کو دعا کے الفاظ کیسے یاد رہے اور اس نے میت پر رشک کیونکر کیا۔ ماننا پڑے گا کہ یہ دعا بعد نمازِ جنازہ سب کو سنا کر پڑھی گئی ہے جسے راوی نے سنا، یاد رکھا اور میت پر اسے رشک آیا دعا کی تفصیل کی وجہ سے۔

(ج) شمس الائمہ علامہ سرخسی اپنی کتاب مبسوط ج دوم ص ٦٧ باب غسل المیت میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازے پر بعد نمازِ جنازہ پہنچے اور فرمایا: عمر رضي الله عنه فلما حضر قال: إن سبقتموني بالصلاة عليه فلا تسبقوني بالدعاء له۔ یعنی نماز میں تم مجھ سے سبقت لے گئے یعنی پہلے پڑھ لی پس دعا میں مجھ سے پہل نہ کرو فلا تسبقوني بالدعاء له۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس دعا پر عمل تھا۔

(د) مشکوۃ شریف میں ہے۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما: أن النبيَّ صلى الله عليه وسلم قَرَأَ على الجنازةِ بفاتِحَةِ الكتابِ۔[3]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں۔ واحتمال وارد کہ بر جنازہ بعد از نماز یا پیش ازاں بقصدِ تبرک خواندہ باشد چنانکہ آلان متعارف است۔ یعنی ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعدِ نمازِ جنازہ یا اس سے قبل برکت کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھی ہو جیسا کہ آج کل رواج ہے۔ یہاں محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعتراف فرمایا ہے کہ ان کے زمانہ میں بھی نمازِ جنازہ

---

3 المفاتيح في شرح المصابيح رقم الحديث ١١٩٤ ج ٢ ص ٤٤٢۔

کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے کا رواج تھا۔ اگر یہ بدعت ہی ہے تو اتنے بڑے محدث اور شارح احادیث نے اسے بدعت کیوں نہ بتایا اور اسے منع کیوں نہ فرمایا۔

(ہ) کشف الغطاء میں ہے۔ فاتحہ ودعا برائے میت پیش از دفن درست است وہمیں است روایتِ معمولہ کذافی خلاصۃ الفتح۔ میت کے لئے فاتحہ اور دعا مانگنا دفن سے قبل درست ہے اور اس روایت پر عمل ہے اسی طرح خلاصۃ الفتح میں ہے۔

(و) النہر الفائق شرح کنزالدقائق اور مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار میں ہے کہ نماز جنازہ میں سلام کے بعد یہ پڑھے۔ اللّٰھُمَّ لاَ تَحرِمْنَا أجرَہُ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعدَہُ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہُ۔[4] یعنی اے اللہ ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کر اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی تو دعا ہی ہے۔

(ز) فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوۃ الجنائز میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے غزوہ موتہ کی خبر اور حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع دی۔ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَہُ وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لَہُ۔[5] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ ہی میں دعا فرمائی تھی تو عبارت مذکورہ اس کے منافی ہے کیونکہ عبارت مذکورہ میں وَدَعَالَہُ سے ظاہر ہے کہ دعا نماز کے علاوہ تھی۔

---

4 ریاض الصالحین ج ۱ ص ۴۷۲۔

5 فتح القدیر ج ۳ ص ۳۶۸۔

(ح) مشکوۃ شریف باب صلوۃ الجنازہ رقم الحدیث ۱۶۷۴ میں حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں۔ إذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ۔ یعنی جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے پر خلوص دعا مانگو۔ اگر جس کے معنی یہ لئے جائیں کہ نماز ہی میں دعا مانگو تو حدیث کی عبارت کے خلاف ہو گا۔ عبارت میں فَأَخْلِصُوا میں ف سے ظاہر ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے اس کے علاوہ قواعد عربی کے مطابق صَلَّيْتُمْ شرط ہے اور فَأَخْلِصُوا جزا ہے۔ شرط اور جزا ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوتے ان میں تغایر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صَلَّيْتُمْ ماضی کا صیغہ ہے اور فَأَخْلِصُوا امر کا صیغہ ہے گویا امر دعا بعد ادائے نماز ہے۔ مثال اس کی قرآن شریف میں نہایت بر محل ہے۔ إذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا (الاحزاب ۵۳) یعنی جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ چلے جاؤ اس کے یہ معنی قطعاً غلط ہیں کہ کھاتے ہوئے یا کھانے کے دوران منتشر ہو جاؤ۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ دعا کے لئے حکم بعد نماز جنازہ ہے نہ کہ نماز کے دوران۔

مندرجہ بالا دلائل معترضین کے اس اعتراض کو رد کرنے کے لئے کافی ہیں کہ یہ دعا بدعت ہے طالبانِ حق پر منکشف ہو گیا ہو گا کہ نام نہاد علماء کس طرح حق کو چھپا کر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

اعتراض نمبر ۲

فقہاء نے نماز جنازہ کے بعد دعا سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ذیل میں ان کے اقوال سے ظاہر ہے۔

(الف) قائم نہ شود بعد از نماز برائے دعا۔ (کشف الغطاء)

(ب) ولا بالدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ۔ (جامع رموز)

(ج) لا یقوم بالدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ۔ (ذخیرہ کبری۔ محیط)

(د) و لا یدعو اللمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ۔ (مرقاۃ)

(ہ) لا یدعوا بعدہ فی ظاہر المذہب۔ (عالمگیری)

(و) ان الدعآ بعد صلوۃ الجنازۃ مکروہ۔ (قنیہ)

جواب نمبر ۲

کشف الغطاء، جامع رموز، ذخیرہ کبریٰ اور محیط کی عبارات میں اس دعا کی ممانعت نہیں ہے بلکہ کھڑے ہو کر دعا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ لا تقوم سے ظاہر ہے۔ فقہاء عموماً جب ممانعت کا حکم دیتے ہیں تو لا یجوز (جائز نہیں ہے) فرماتے ہیں۔ اگر یہاں بھی ممانعت مطلوب ہوتو لا یقوم کی بجائے واضح حکم لا یجوز ہوتا اس لئے صرف کھڑے ہو کر دعا کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جامع رموز اور مرقاۃ کی عبارات میں یہ الفاظ لانہ یشبہ الزیادۃ۔ فی صلوۃ الجنازۃ اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ کے بعد کھڑے ہو کر دعا کی جائے تو دیکھنے والے کو شبہ ہو گا کہ نماز جنازہ میں زیادتی کی جارہی ہے۔ اسی طرح شامی نے لکھا ہے کہ فرض نماز کے بعد صفوں کو توڑ کر سنتیں پڑھی جائیں تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو کہ جماعت ہو رہی ہے۔ یہی مراد یہاں جامع رموز اور مرقاۃ کی عبارات سے ظاہر ہوتا ہے۔

عالمگیری کی عبارت مذکورہ بالا سے قبل یہ عبارت بھی ہے۔

ولیس بعد التکبیر الرابعۃ قبل السلام دعاء۔ اس کے بعد مذکورہ بالا عبارت ہے۔

لا یدا بعدہ فی ظاہر المذہب۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ عالمگیری کا مقصد بھی یہ نہیں ہے کہ نماز کے بعد دعا نہ کی جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے قبل دعا جائز نہیں ہے۔

صرف قنیہ کی عبارت باقی رہی۔ مقدمہ شامی بحث رسم المفتی میں ہے۔ **اولنقل الاقوال الضعیفۃ فیھا کالقنیۃ للزاھدی فلایجوز الافتاء من ھذہ۔** یعنی صاحبِ قنیہ ابو بکر ابن حامد زاہدی ضعیف اقوال بیان کرتا ہے۔ اس لئے قنیہ سے فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ قنیہ کا فتویٰ مذکورہ بالا نا قابلِ اعتبار ہے۔ پھر بھی اگر معترضین کی دلبستگی کی خاطر یہ قول قبول کر لیا جائے تو صاحبِ قنیہ کے حکم کے مطابق نمازِ جنازہ کے بعد مطلقاً دعا مکروہ ہو گی ۔ چاہے نماز کے بعد ہو، دفن کے بعد ہو یا اس کے بعد تمام عمر میں کسی بھی وقت ہو کیونکہ صاحبِ قنیہ تو صاف کہتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا بلاشک وشبہ مکروہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ قول تو معترضین کے مسلک کے بھی خلاف ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر معترضین کو بھی یہ قول رد کرنا ہی پڑے گا یا پھر بعد دفن بھی دعا چھوڑنی پڑے گی۔

اعتراض نمبر ۳

نماز جنازہ دعا ہی تو ہے۔ دوبارہ دعا مانگنا نا جائز ہے۔

جواب نمبر ۳

یہ اعتراض بالکل فضول اور لغو ہے۔ ہر نماز میں دعا ہے حتیٰ کہ نمازِ کسوف اور نماز استسقاء میں بھی دعا ہے۔ پھر نماز کے بعد دعا کیوں جائز ہے بلکہ سنت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ کثرت سے دعا مانگو۔ معترضین کہتے ہیں دعا نماز جنازہ کے بعد اس لئے نہ مانگو کہ نماز جنازہ دعا ہے۔ پھر غور فرمایئے کہ نماز کی ابتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد جو ایک جامع دعا ہے۔ نماز ہی میں سلام سے پہلے ایک اور دعا کیوں پڑھتے ہیں ۔ دعا کے بعد دعا نا جائز ہے تو سورہ فاتحہ کے بعد سلام سے قبل کیونکر جائز ہے۔ معترضین کا یہ اعتراض

ان کی کوتاہ اندیشی کا ثبوت ہے ورنہ دعا مانگنے والے کا دامن کوتاہ ہو سکتا ہے۔ رحیم و کریم مولا کی عطا بہت وسیع ولا محدود ہے۔ جتنا مانگو وہ خوش ہو تا ہے۔ اس لئے دعا کے بعد دعا سے مانگنے والے کی عاجزی اور محتاجی کا ثبوت ملتا ہے اور رحیم و کریم رب کی عطا کی وسعت کا احساس ہو تا ہے۔

اعتراض نمبر ۴

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے دفن میں دیر ہوتی ہے اور تاخیر حرام ہے۔ اس لئے یہ دعا بھی حرام ہے۔

جواب نمبر ۴

اس اعتراض سے تو پتہ چلتا ہے کہ معترضین نے ایک کلیہ بیان کر دیا ہے کہ اگر دعا کرنے سے دفن میں دیر لگے تو دعا حرام ورنہ حرام نہیں ہے۔ چنانچہ یہ اعتراض بھی بے بنیاد اور بے مقصد ہے کیونکہ دعا میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔ جس پر اتنی سخت گرفت کی جائے۔ اگر نماز جنازہ کے بعد قبر کی تیاری میں دیر ہو تو بتائیے ایسی حالت میں دعا معترضین کے کلیہ کے مطابق حرام نہیں ہے کیونکہ دیر تو دعا کی وجہ سے نہیں ہو رہی۔

نماز جنازہ کے بعد میت کا ولی آ گیا اب اس کا حق ہے کہ وہ میت کی نماز جنازہ پڑھے۔ اس کے نماز پڑھنے سے دفن میں جو تاخیر ہو گی ۔ اس کی وجہ سے معترضین کو اس اعتراض کا حق نہیں ہے کہ ولی کے نماز جنازہ کو حرام کہہ دیں حالانکہ شریعت نے اسے یہ حق دے رکھا ہے۔

اگر کوئی مسبوق نمازِ جنازہ میں شریک ہے اور نماز جنازہ کے فوراً بعد جنازہ اٹھا لیا جائے تو مسبوق باقی نماز ادا نہ کر سکے گا کیونکہ اٹھائے ہوئے جنازہ پر نماز نہیں ہوتی لیکن اگر نماز جنازہ کے بعد حاضرین مختصر سی دعا کر لیں تو مسبوق کے لئے بھی رعایت نکل آئے گی اور اس کی نماز بھی

پوری ہو جائے گی اور پھر فقہاء نے تو یہ لکھا ہے کہ جمعہ کے دن نمازجمعہ کا انتظار اس لئے کرنا کہ بعد نمازِ جمعہ کثرت سے لوگ نماز جنازہ میں شریک ہو سکیں گے۔ اس لئے قبل نمازِ جمعہ جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور دفن نہ کرنا منع ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ حرام ہے شرک ہے، بدعت ہے وغیرہ معاذاللہ۔

الحمدللہ! حسبِ توفیق دعا بعد نماز جنازہ کی تحقیق مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کے لئے ہدایت کا باعث بنائے اور مسلمانوں کو موجودہ فتنوں سے اپنی میں رکھے۔

وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حررہ:
العبدالفقیرالسیداحمدعلی شاہ ترمذی حنفی سیفی
حال فقیرکالونی اورنگی ٹاؤن
جامعہ امام ربانی مجددالف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ